Regd. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	"
سہ ماہی	۶	"
ماہوار	۲½	"
فی پرچہ	۱؍	

جلد ۲ | ۱۹ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۱۳ شوال ۱۳۶۷ ھ | ۱۹ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۸۷

(۴۹)

چنیوٹ اور پنڈی بھٹیاں کی درمیانی سڑک

لاہور ۱۸ اگست۔ چنیوٹ اور پنڈی بھٹیاں کو ملانے والی بڑی سڑک ۲۹ چناب کے قریب پانی چڑھ آنے کی وجہ سے بند ہوگئی ہے اور اندیشہ ہے کہ ۲۳ اگست سے پہلے اس سڑک پر موٹریں آجا نہیں سکینگی۔

لاہور سے سرگودہا اور میانوالی سڑک بند ہوگئی

لاہور ۱۸ اگست بارش کی بہتات کے باعث لاہور سے سرگودہا اور میانوالی جانے والی سڑک کئی جگہوں پر ٹوٹ گئی ہے۔ اور ابھی کم از کم پندرہ دن تک اس پر آمد و رفت نہیں ہو سکے گی۔

لاہور سے لائل پور اور بھکھر جانے والی سڑک بھی پندرھویں میل پر ٹوٹی ہوئی ہے۔ اور ایک ہفتہ تک اس پر آمد و رفت نہیں ہو سکے گی۔

بیت المقدس میں گھمسان کی لڑائی عربوں کی شاندار فتح

سینکڑوں یہودی مارے گئے بہت سا اسلحہ عربوں کے ہاتھ لگا

یروشلم ۱۸ اگست۔ بیت المقدس میں ایک مقام پر عربوں اور یہودیوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ دس گھنٹے کی مسلسل لڑائی کے بعد عرب یہودیوں کو مار بھگانے میں کامیاب ہو گئے۔ سینکڑوں یہودی مارے گئے اور بہت سا اسلحہ وگولہ بارود عربوں کے ہاتھ لگا۔ عمان میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ آج سے عراق اور شرق اردن کی فوجیں ایک ہی کمانڈر کے ماتحت لڑینگی۔

شام کی پارلیمنٹ میں بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا ہے ہمارا یہ بجٹ زمانہ امن کا بجٹ نہیں ہے ہم آج زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہیں آج ہمیں اس قسم کی جزرسی کی ضرورت ہے جو جنگ کے زمانے میں قوم و ملک کی حفاظت کیلئے ناگزیر ہوتی ہے آپ نے جنگ فلسطین میں عربوں کی آخری فتح پر کامل یقین کا اظہار کرتے ہوئے عربوں کے درمیان کامل اتحاد پر زور دیا اور اعلان کیا کہ ضرورت وقت کے پیش نظر شام میں بہت سی اشیا کی درآمد ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔ سعودی عرب کی حکومت نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ بڑی طاقتوں کی جانبداری کیخلاف احتجاج کے طور پر موثر عملی قدم اٹھانیوالی ہے

انگلستان میں مقیم کشمیری ایک بٹالین تیار کر رہے ہیں

جو آزاد فوجوں کے دوش بدوش لڑیگی

لاہور ۱۸ اگست۔ لندن میں مقیم کشمیریوں نے آزاد کشمیر سوسائٹی کے نام سے ایک انجمن بنائی ہے۔ اس سوسائٹی نے ایک وفد آزاد کشمیر کے علاقہ کے دورہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس وفد کے لیڈر محمد افضل دین صاحب میرپور (صوبہ جموں) کے رہنے والے ہیں۔ دورہ کے بعد واپس جاتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ انگلستان میں مقیم کشمیریوں کی تعداد کئی ہزار ہے اور ان سب کی ہمدردیاں آزاد کشمیر کے ساتھ ہیں۔ وہ آزاد کشمیر کی جنگ کو اپنی جنگ خیال کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

محمد افضل دین صاحب نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ میرپور اور پونچھ کے جو لوگ انگلستان میں مقیم ہیں۔ وہ کشمیر کے میدانوں میں داد شجاعت دینے کے لئے ایک بٹالین تیار کر رہے ہیں وہ محترم سردار محمد ابراہیم خاں سے بھی ملے۔ اور انگلستان میں مقیم کشمیریوں اور جموںیوں کی خدمات پیش کیں۔ محترم سردار صاحب نے ان کا شکریہ ادا کیا (آزاد پبلسٹی بیورو)

راؤ خورشید علی خاں ہرگز وزارت قبول نہیں کرینگے

تبادلہ جائداد کا مسئلہ دور از قیاس و ممکنات ہے

لاہور ——— ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ——— ۱۸ اگست

مشرقی پنجاب سے ہجرت کر کے آنے والے ارکان اسمبلی کی پارٹی کے مستعد اور سرگرم رکن راؤ خورشید علی خاں کو وزارت میں لئے جانے کے متعلق پبلک کے ایک حلقے میں جو قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں۔ مہاجر گروپ کے دیگر ارکان سے گہری پوچھ گچھ سے اس امر کی تصدیق نہیں ہو سکی آج اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مشرقی پنجاب کے مہاجر ارکان کے لیڈر چوہدری محمد حسین ایم۔ ایل۔ اے نے مجھے بتایا کہ اس افواہ میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں۔ یہ افواہیں محض گروپ میں بددلی اور مایوسی پھیلانے کے لئے پھیلائی جا رہی ہیں۔ میرے یہ دریافت کرنے پر کہ اگر راؤ صاحب نے حکومت کی یہ پیشکش قبول کر لی تو آپ کے حزب مخالف کی پوزیشن میں تو کوئی کمی واقع نہیں ہو جائے گی۔ چوہدری صاحب نے انتہائی وثوق سے کہا یہ بالکل نہیں ہو سکتا وہ مجھ سے دریافت کئے بغیر ایسا اقدام ہرگز نہیں کر سکتے۔

دونوں حکومتوں میں کسی فیصلے کی بناء پر تبادلہ جائداد کے سلسلے میں تبصرہ کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے فرمایا۔ میں اس سے زیادہ اس امر کے متعلق کچھ نہیں کہتا کہ یہ دور از قیاس و ممکنات ہے

امریکہ بھی برطانیہ سے جہاز خرید رہا ہے

لندن ۱۸ اگست۔ امریکہ نے برطانیہ کی جہاز سازی کی کمپنیوں کو سات ٹینکروں کا آرڈر دیا ہے جن کی مجموعی قیمت ساڑھے چھ کروڑ روپے ہے یہ نقدی کا سب سے بڑا آرڈر ہے جو برطانیہ اب تک حاصل کر سکا ہے۔

---

* وزیر اعظم نے جو آجکل ٹوٹے ہوئے بندکی مرمت کے سلسلے میں سکھر میں مقیم ہیں کہا ہے کہ وہ سیلاب سے متعلق امدادی کام میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کے لئے ایک ہزار رضاکار دینگے۔ رضاکاروں کا ایک دستہ سکھر روانہ بھی ہو چکا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مقامی مسلم لیگ کے رضاکار پہلے ہی اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

سیلاب کے امدادی کام کے لئے

ایک ہزار رضاکاروں کی پیشکش

کراچی ۱۸ اگست۔ صوبہ سندھ کے نیشنل گارڈز کے سالار اعلیٰ نے سندھ کے *

---

* اس معاملہ کو بین الاقوامی عدالت انصاف میں پیش کرنے کے فیصلہ کا اعلان کر دیں گے۔

ڈینیوب کانفرنس کا معاملہ بین الاقوامی عدالت انصاف میں پیش کیا جائیگا

ہیگ ۱۸ اگست۔ ڈینیوب کانفرنس کے برطانوی نمائندے نے کہا ہے۔ کہ برطانیہ روس کے پیش کردہ مسودہ کو منظور نہیں کرے گا۔ وہ اس معاملہ کو بین الاقوامی عدالت انصاف میں پیش کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے امید ہے۔ فرانس اور امریکہ بھی کل برطانیہ کی پیروی میں *

زمینوں کی الاٹمنٹ کی جانچ پڑتال

۱۹۰۰۰ ایکڑ زمین برآمد کی گئی

لاہور ۱۹ اگست۔ زمینوں کی الاٹمنٹ کی تحقیقاتی کمیٹی نے ضلع لاہور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، منٹگمری اور راولپنڈی میں ۱۹۰۰۰ ایکڑ سے زیادہ زمین برآمد کی ہے یہ زمین ان لوگوں اور مہاجرین کے کنبوں میں بانٹی جا سکتی جو ابھی تک کیمپوں میں پڑے ہیں۔ اب چونکہ خریف کی بجائی ہو رہی ہے اسلئے مقامی افسروں کو یہ ہدایات دی گئی ہیں چونکہ زمینیں صرف ان لوگوں کے نام الاٹ کی جائیں جو فوراً بجائی کا کام شروع کر سکتے ہیں کیونکہ اس طرح کوئی بھی قابل کاشت زمین بیکار نہیں پڑی رہیگی۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

فقہی مسائل میں جماعت احمدیہ کا مسلک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واضح ارشاد

مکرم جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

بے شک اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر اجتہاد کے کچھ شرائط اور حدود مقرر ہیں۔ ان شرائط اور حدود کو نظر انداز کرنے کی صورت میں اجتہاد رحمت نہیں رہتا۔ بلکہ دکھ اور مصیبت بن جاتا ہے اور امت میں تفرقہ اور شقاق کا موجب ثابت ہوتا ہے۔ اسلئے اسلام نے جہاں فروعی مسائل میں اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھا ہے تا انسانی فکر کا پودا مرجھا نہ جائے بلکہ نشوونما پاتا رہے وہاں اس نے اس اجتہاد کے لئے جو دینی امور کے بارے میں ہوگا کچھ قواعد بھی تجویز فرمائے ہیں۔ اگر ان قواعد کو ملحوظ رکھا جائے تو فقہی مسائل میں کم سے کم اختلاف پیدا ہوگا اور یہ اختلاف حدیث نبوی "اختلاف امتی رحمۃ" سے تجاوز نہ کریگا مسلمانوں کے فرقوں میں جو فقہی اختلافات منافرت اور عداوت کا باعث بن گئے ہیں وہ محض شرائط اجتہاد کو مدنظر نہ رکھنے کا نتیجہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو اس قسم کے تفرقہ سے بچانے کے لئے اصولی ہدایت کے طور پر تحریر فرمایا ہے کہ:-

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کر لیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں۔ لیکن ہوشیار رہیں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں ہاں جہاں قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پاویں تو اس حدیث کو چھوڑ دیں۔"

(رسالہ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی)

اس ارشاد سے اس مسلک کی وضاحت ہو جاتی ہے جس کو جماعت احمدیہ کے اصحاب اجتہاد کے لئے مدنظر رکھنا لازمی ہے۔ اس مسلک کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فقہی مسائل کے استخراج میں بھی تفرقہ و شقاق سے محفوظ رہے گی۔ اگر اصحاب نظر غور کریں تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ یہ طریق سب سے بہتر اور مضبوط طریق ہے۔

ضلع منٹگمری کیلئے مبلغ کا تقرر

مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مولوی فاضل ضلع منٹگمری کے لئے مبلغ نگران مقرر کئے گئے ہیں جملہ جماعتہائے ضلع منٹگمری کے احباب ان سے تعاون فرمادیں۔ اور ان ہدایات کی تعمیل کریں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

ولادت

چوہدری ارشاد احمد صاحب ابن حافظ عبدالعزیز صاحب عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی کے ہاں ۱۵/۱۶ اگست کی درمیانی شب کو لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے مولودہ چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی کی نواسی ہے

(بشیر احمد وینس سیالکوٹ)

درخواست دعا

میرے والد محترم مولوی بذل الرحمٰن صاحب عرصہ سے ذیابیطس اور ضعف قلب کے مریض ہیں مگر کچھ دنوں سے ان کی حالت زیادہ خراب ہے اور کچھ یرقان کے آثار معلوم ہوتے ہیں چنانچہ احباب کرام اور خصوصاً درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ والد محترم کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد جلد صحت کاملہ عطا فرمادے۔ حمید المجاہد حامد۔ راولپنڈی

بقیہ صفحہ ایک کالم ۳ سے

م۔ ہمارا نظریہ اسلام قرآن و حدیث کے مطابق ہو یا اس کے خلاف اس سے غرض نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ قادیانی فرقہ ہی ہے۔ یوں نے شروع ہی سے اس بات کو مدنظر رکھا ہے۔ اور ان کے موٹے موٹے اعتقادات مثلاً نبوت جہاد فی سبیل اللہ۔ قتل۔ مرتد الامام المہدی وغیرہ کے متعلق اپنی تحریروں میں جا بجا ایسا مواد بکھیر دیا ہے۔ کہ عوام جو پہلے ہی ان سے بدظن ہیں اور بھی پختہ ہو جائیں ہم ان سے دو بدو تو ہونا چاہتے ہی نہیں۔ کیونکہ اس طرح ساری سکیم کے فیل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

ن۔ ٹھیک ہے ہمیں قادیانیوں کو براہ راست چھیڑنا ہی نہیں چاہیئے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ ان کے خلاف لکھے بغیر چارہ بھی نہیں تھا۔ مگر پھر بھی مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہم سے ابتدا ہی سے غلطی ہوتی چلی آرہی ہے

ع۔ واقعی مگر سہ

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ن۔ خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ع۔ حضرت چھوڑیئے آپ بھی کس وہم میں پڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیئے اور کہ سہ
عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گذرتی ہے

م۔ یہی نہیں میں تو مسلمانوں کو یہی سمجھانا چاہتا ہوں کہ کمبخت خدا سے تعلق پیدا کر کے کیا لوگے لیکن یہ بات ان کے دل میں نہیں بیٹھتی۔ ادھر ہی جھکتے ہیں۔ بہرحال ان کا بھی خسارا ہے۔ اور ہمارا بھی۔ ہم نے اپنے خیالات پر اسلام کا چمکدار ملمع بھی کیا۔ علم نفسیات کے پیش نظر ان الحکم الا للہ کی نئی تفسیر بھی کی جہاد فی سبیل اللہ کا نیا نظریہ بھی بنایا۔ لیکن ان پر الٹا ہی اثر ہے۔ یہ کہتے ہیں نہیں اسلام کا کام ہے۔ آدمی کو حیوان سے انسان، انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنانا۔ حکومت کا کہیں ذکر تک نہیں اللہ تعالیٰ کو ماننے کا تو صرف اتنا فائدہ ہے۔ کہ اسکے نام سے حکومت پر قبضہ کیا جائے یہ تعلق باللہ کی چیستاں تو ہماری سمجھ میں آئی ہے نہ آسکتی ہے۔ سیدھی بات کو چھوڑ کر خواہ مخواہ چکر میں پڑنا بھی کوئی عقلمندی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ سب لوگ سیدھے قادیانیت کی آغوش میں جا رہے ہیں۔

ع۔ اجازت دیجیئے۔ ابھی کل کے پرچہ کے لئے افتتاحیہ لکھنا ہے۔

م۔ آپ تشریف لے جائیے۔ اس وقت تو میرا دماغ بھی کام نہیں کر رہا۔

ہمیں کیا کرنا ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت تو کوئی معمولی جماعت نہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہماری جماعت زندہ اور بیدار جماعت ہے ...... اگر ہم اب تک بیدار نہیں ہوئے۔ تو وہ کونسی اور چیز ہوگی۔ جو آکر ہمیں بیدار کرے گی۔ ہم نے دنیا کے دلوں کو فتح کرنا ہے۔ تو بیداری سے فتح کرنا ہے ہم نے دوسرے لوگوں میں عقل سے کام لینے کا احساس پیدا کرنا ہے محنت اور قربانی کرنے کا احساس پیدا کرنا ہے۔ اور جب ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تبھی ہم خدا کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔ اور تبھی ہم اس کے فضل کو جذب کرسکیں گے۔" مالی قربانی کے متعلق حضور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۵/۲۸/۴۸ نظارت بیت المال کی طرف سے علیحدہ بھی طبع کروا کر جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت کو یہ خطبہ نہ ملا ہو۔ تو نظارت ہذا سے منگوا سکتی ہے۔

نظارت بیت المال

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

روزنامہ الفضل
(50)
۱۹؍اگست ۱۹۵۳ء

حکومت پر نکتہ چینی

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حکومتوں میں پارٹی بازی کا دستور مغرب کی ایجاد ہے۔ اور مغرب میں بھی خاص برطانیہ کی۔ اور اب امریکہ اور دیگر مغربی ممالک اسی لائن پر چل رہے ہیں۔ اور مشرقی ممالک میں بھی یہی رَو بہتی نظر آتی ہے لیکن اس کے باوجود برطانیہ اور امریکہ کی پارٹی بازی کچھ اور چیز ہے۔ اور مشرقی ممالک کی پارٹی بازی کچھ اور ہے۔

مغربی ممالک میں ذاتیاتی اثر بالکل مفقود تو نہیں ہوتا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ وہاں سیاسی اختلافات کی طرف پلڑا ذرا زیادہ جھکاؤ رکھتا ہے۔ اور ذاتیاتی اثر محض ثانوی حیثیت۔ مگر ہمارے ہاں تو تمام تر زور ذاتیات پر ہی آپڑا ہے۔

پاکستان کے ایک آدھ اخبار کو چھوڑ کر کسی کو اٹھا لیجئے خاصکر اردو اخبار تو آپ دیکھینگے یہاں پارٹی بازی کی نہر کو صرف ذاتیات کے چشموں سے سیراب کیا جاتا ہے۔ موجودہ حکومت پر جتنی بھی نکتہ چینیاں اس وقت تک کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے اخباروں کو یہ ایک ایسا مرض لگا ہوا ہے کہ جس کا علاج اگر جلدی نہ کیا گیا تو ڈر ہے کہ پاکستان کی تمام فضا ایسے خطرناک دبائی جرثوموں سے لد جائے گی۔ کہ پھر کچھ کرتے دھرتے نہیں بن پڑے گی۔

یہاں ہم یہ قاعدہ بلا استثنا کام کرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ کہ ایک اخبار کسی وجہ سے ایک خاص طرز اور مسئلہ کے متعلق گورنمنٹ پر کیچڑ اچھالتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا پھر تیسرا پھر تقریباً تمام اخبارات اس شغل میں اس طرح مصروف ہو جاتے ہیں کہ رہے نام اللہ کا۔

کل ایک اخبار نے پاکستان کے سفیروں کی نالائقی کا پردہ چاک کیا تھا۔ آج ہم ایک دوسرے موقر اخبار کو اس روش پر چلتا ہوا پاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے۔ کہ دیوانوں کے گروہ میں پہلے اخبار نے ہو کا نعرہ لگا دیا ہے بس ابھی دھڑا دھڑ نعرہ بازی شروع ہو جائیگی اور جب تک ان بے چارے سفیروں کی جان ہی کانوں کے راستہ نہ نکل جائے گی۔ اس وقت تک بند نہیں ہوگی۔

ہمیں حکومت کے کاموں پر نکتہ چینی کا حق صحافت کے اولین حقوق کی بناء پر حاصل ہے۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ ہماری موجودہ روش سے ان حقوق کا صحیح استعمال ہوتا ہے۔

اب انہی سفیروں کے معاملہ کو لیجئے جو سفیر اس وقت تک پاکستان نے مقرر کئے ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے لئے گئے ہیں۔ جو مسلم لیگ کی سیاسی زندگی میں نمایاں حصہ لے چکے ہیں۔ اور اگرچہ اتنے قابل تو نہیں جتنے کہ ضرورت وقت چاہتی ہے۔ مگر ان کو بالکل نالائق بھی فرض کر لینا کس طرح مناسب ہے؟

پھر معیاری سفیر تو پیدا کرنا تمام ملک کا اجتماعی فرض ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ موجودہ سفارتی مہم میں دوست پرستی کو بھی بالکل نظر انداز نہیں کیا گیا ہوگا۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ معیاری سفیر آئیں کہاں سے۔ یہ درست ہے کہ جدہ کا ٹرچ سفیر عربی علوم پر پورا عبور رکھتا تھا لیکن اس میں عربی پر پورا عبور رکھنے کے علاوہ دوسری قابلیتیں بھی تو موجود تھیں۔ اس وقت پاکستان میں کون ہے جو عربی علوم پر بھی پورا عبور رکھتا ہو اور سیاسی امور میں بھی ید طولےٰ۔ اور پھر تجارتی امور میں بھی جوڑ توڑ کرنے میں ماہر ہو۔ مغربی ممالک میں ایسے آدمی دستیاب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہاں سیاست ایک عوامی چیز بن چکی ہوئی ہے۔ لیکن پاکستان میں ابھی یہ چیز میسر آنی مشکل ہے۔ یہاں تو جوں توں کر کے کام چلانے کی ابھی کوشش کی جارہی ہے۔ اور ہمیں پوری امید ہے کہ چند سالوں میں یہاں بھی انشاء اللہ ایسے قابل لوگوں کی کمی نہیں رہے گی

ہم ان کالموں میں پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ پاکستان کو چاہیئے کہ وہ جلد جلد تمام دنیا میں سفارت کا جال پھیلا دے۔ اور ضروری ہے کہ بہترین آدمیوں کا انتخاب کیا جائے۔ یہاں تک ہم نکتہ چیں اخبارات کے ساتھ ہیں۔ اور ہم اس میں کوئی ہرج نہیں سمجھتے کہ اس امر میں ہمارے قابل صحافی اپنی رائے سے حکومت کی امداد فرمائیں۔ لیکن ہم عرض کریں گے کہ ہماری غرض حکومت کی امداد کرنا ہونا چاہیئے۔ نہ کہ اس کے راستہ میں روڑے اٹکانا۔ خواہ موجودہ حکومت ہمارے ذاتی نقطہ نظر سے کتنی بھی بُری ہے۔ جب تک وہ برسر اقتدار ہے۔ ہر وفادار پاکستانی کا فرض ہے کہ اس وقت خاص طور صحیح فیصلہ کرنے میں اسکی مدد کرے۔ اور اسکو اپنی قدرتی موت مرنے کی مہلت دے۔

ایک خبر

خدا تعالیٰ کے فضل سے الفضل کے نامہ نگار مشرق و مغرب تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہم بیرونی ممالک کی بعض نہائت اہم خبریں ان کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں۔ جو کبھی تو خبروں کے کالموں میں اور کبھی مضمون کی صورت میں ہمیشہ الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

چنانچہ ہم نے الفضل ۱۷؍اگست ۱۹۵۳ء کی اشاعت میں ایک خبر سٹریٹس ٹائمز سنگاپور کے حوالہ سے شائع کی تھی۔ ہمیں بڑا تعجب ہوا۔ کہ اس خبر کا خلاصہ امروز کی اشاعت ۱۹؍اگست میں رائٹر کے حوالہ سے درج ہے۔ اگر رائٹر نے یہ خبر براہ راست حاصل کی ہے۔ تو یقیناً انہیں یہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ اخبار سٹریٹس ٹائمز کی کس تاریخ میں یہ خبر درج ہے۔ کیا ہم اسے معلوم کر سکتے ہیں؟

ایک مکالمہ

ع۔ آپ نے وہ ۱۵؍اگست کا "نوائے وقت" دیکھا؟

م۔ نہیں میں نے تو ابھی نہیں دیکھا۔ اس میں کیا لکھا ہے؟ کیا ہمارے خلاف پھر کچھ... ... کی ہے؟

ن۔ لیجئے میں آپ کو سناتا ہوں۔ مدیر صاحب افتتاحیہ میں "یخ بستگی پر افسوسناک اصرار" کے زیر عنوان فرماتے ہیں۔ [پڑھتے ہیں]

"مودودی صاحب علم دین کے لحاظ سے کوئی زیادہ ممتاز شخصیت نہیں"۔

ع۔ خوب!

ن۔ [پڑھتے ہیں]

"آپ ایک اچھے انشاپرداز اور ادیب ہیں"۔

م۔ کمبخت نے کچھ تو مانا۔

ن۔ [پڑھتے ہیں]

"مگر دین کے متعلق آپ کا علم کچھ زیادہ قابل اعتماد نہیں"۔

م۔ ماشاء اللہ۔ آگے؟

ن۔ [پڑھتے ہیں]

"اس لئے خیال تھا کہ اگر آپ سے بہتر اور فاضل تر علماء آپ کو سمجھا دینگے کہ اس معاملہ میں (جہاد کشمیر کے فتوےٰ کے معاملہ میں ن) آپ کو غلطی ہوئی ہے۔ تو اس پر اصرار نہیں کریں گے مگر بدقسمتی سے مودودی صاحب صرف علم و ادب میں منتہی ہونے کے دعویدار نہیں۔ امارت کے مدعی بھی ہیں۔ اس لئے آپ برابر اصرار کئے جارہے ہیں کہ باقی سب کی رائے غلط ہے۔ اور جو میں کہتا ہوں وہی صحیح ہے۔ قرآن کے رُو سے بھی مولانا صاحب کے موقف کو متعدد علماء نے غلط ثابت قرار دیا ہے۔ مگر مولانا مصر ہیں کہ رائے میری ہی درست ہے"۔

م۔ خیر اور تو اور مگر میرے علم دین پر تبصرہ تو عجیب و غریب ہے۔

ع۔ "نوائے وقت" ہی کیا اب تو یہ چرچا عام ہو رہا ہے [جیب میں سے مغربی پاکستان کا پرچہ نکال کر] یہ دیکھئے کسی ابو النجم مسعودی صاحب نے بھی ایک لمبا چوڑا مضمون مسئلہ جہاد کشمیر پر لکھ مارا ہے۔ کمی علم دین سے بڑھ کر تحریف کلام اللہ کا الزام بھی لگایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"ایک فریق معاہدہ کی دھجیاں جس کا وجود مودودی صاحب کے نہاں خانہ دماغ کے سوا اور کہیں نہیں فضائے آسمانی میں اڑا چکا ہے۔ تو دوسرے فریق پر اس فرضی معاہدہ کی پابندی کس طرح لازم سمجھی جارہی ہے۔ کہ اسے قرآن حکیم کی نص دکھا دکھا کر ڈرایا جارہا ہے (یحرفون الکلم عن مواضعہ) کا اطلاق اس سے زیادہ اور کس بات پر ہو سکتا ہے۔ جو مودودی صاحب نے اختیار کر لی ہے"۔

ن۔ یک نہ شد دو شد

م۔ مجھے حیرت تو اس بات پر ہے کہ ان لوگوں کو یہ باتیں سمجھ میں کیسے آئیں۔

ن۔ ہم تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ تفسیر جو ہم کرتے ہیں لوگ اسی میں الجھے رہیں نئے نئے ڈھنگ نئے نئے اسلوب سے انہیں اپنے نقطہ نظر کی طرف لانے کی کوشش رہتی ہے۔ اور ہمیں اس میں بڑی حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے۔ مگر اس کا کیا کیا جائے کہ کوئی نہ کوئی کمبخت مسلمانوں میں سے ایسا ضرور نکل آتا ہے۔ جو قرآن کریم اور حدیث سے واقف ہوتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ اصل بات بالکل متضاد ہے تو شور مچا دیتا ہے۔

ع۔ اصل میں آغاز الفضل نے کیا ہے۔ عام مسلمانوں کا اس طرف خیال جا ہی نہیں سکتا تھا۔ وہ تو صرف امنّا و صدقنا کے عادی ہیں۔ لیکن یہ قادیانی قرآن و حدیث کی باتوں میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ سب کے سب دشمنانِ اسلام۔ میرا مطلب ہے ہمارے نظریہ اسلام کے پکے دشمن ہیں۔ ہم نے بہتیرا ان کو ڈانٹا ڈپٹا ہے۔ مگر یہ لوگ کچھ ایسے ڈھیٹ ہیں کہ باز ہی نہیں آتے۔ خاموشی بھی اختیار کر کے دیکھی ہے۔ لیکن یہ الفضل کچھ ایسا جھاڑ ہو کر چمٹا ہے کہ نت نئے سوال اٹھاتا ہے ہم ہزار پہلو بچا بچا کر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر راہ فرار ہی نہیں سوجھتی۔ میں تو اسے گالیاں تک دے چکا ہوں۔

(باقی دیکھیں صہ۲ کالم ۲ پر)

مومن اپنے وعدہ کا اتنا سچا اور پکا ہوتا ہے کہ اپنی جگہ سے ہمالیہ پہاڑ ٹل جائے تو ٹل جائے مگر وہ اپنے وعدے سے نہیں ٹلتا۔ کیونکہ اسکی مومنانہ شان کے شایاں یہ ہے کہ اسے جس قدر بھی تکلیف ہو وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے لئے موت قبول کر کے کوئی مومن موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے

۲۹ رمضان المبارک تک اچھا کام کرنیوالوں کے نام

دُعا کے لئے پیش کئے گئے

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے قادیان کے درویشوں نے اپنے دفتر اول کے چودہویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدوں کے پورا کرنے میں وہ جد و جہد کی جو قابل تعریف اور قابل شال ہے۔ باوجود اسکے وہاں جس بے سروسامانی کی حالت میں دیار مسیح میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض نے اپنے رشتہ داروں کو پاکستان میں لکھ کر بعض نے یہاں سے لکھ کر ادا کر دیئے ہیں۔ اور بعض کے گزشتہ سالوں کے بقایا بھی تھے۔ انہوں نے بقایا بھی ادا کر کے چودہ سال تک حساب بے باق کیا۔ اور دفتر دوم کا پہلا دوسرا تیسرا بھی دے کر چار سال ادا کئے۔ اس سعی و کوشش میں مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت قادیان۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ محمود احمد صاحب عارف۔ منشی عطاء الرحمن صاحب نے نمایاں حصہ لیا۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید تمام درویشوں کا اور کارکنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا۔ اور جزاکم اللہ احسن الجزاء عرض کرتا ہے جن دوستوں کی کچھ رقوم قابل ادا ہیں۔ امید ہے کہ وہ بھی ادا کرنے کی حتی الوسع کوشش فرمائینگے اور ۳۰ نومبر تک پورے کریں گے۔

سکندر آباد دکن۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے خاندان کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ توفیق عطا فرمائی ہوئی ہے کہ جس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور سے کوئی تحریک ہوتی ہے۔ اور حضور کی خدائی آواز ان کے کان تک پہنچتی ہے۔ تو فوراً اسپر آمنا و صدقنا کہتے ہیں۔ اور پھر اس کے عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشش کرتے ہوئے سابقون الاولون کا حق بھی اپنے لئے محفوظ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم کا دفتر اول جو ۱۹۳۴ء کے آخر میں شروع ہوا جس کا اب چودھواں سال جارہا ہے۔ جب اس کا مطالبہ آپ کے سامنے پیش ہوا۔ تو آپ نے اپنے سارے خاندان اور دوسرے احباب کے وعدوں کی فہرست جو ۸۳۶۳ کی ہے فوراً حضور کی خدمت میں پیش کی۔ اور اسکے ساتھ دفتر دوم جو ۱۹۴۴ء کے آخر میں شروع ہوا۔ جس پر بھی حضور کا یہ ارشاد ہے۔ کہ ہر وہ احمدی جو اب اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے۔ خواہ پہلے وہ طالب علم تھا یا بے کار تھا۔ یا غفلت اور سستی کے سبب تحریک جدید میں ۱۹۴۴ء کے آخر تک شامل نہ ہو سکا۔ غرض وہ احمدی جو پہلے کسی نہ کسی وجہ سے شامل نہ ہوا تھا وہ اب تحریک جدید میں شامل ہو سکتا ہے۔ اور کم سے کم اپنی ماہوار آمد کا نصف حصہ دے کر شامل ہو سکتا ہے۔ اسے دفتر دوم کہا جاتا ہے اور اس کا اب چوتھا سال جارہا ہے۔ دفتر دوم کے سال چہارم کے لئے حضرت سیٹھ صاحب نے ۳۶۳/۸ کی فہرست پیش کی۔ یہ ہر دو دفتروں کا وعدہ ۸۷۲۶/۵ تھا۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ حضرت سیٹھ صاحب شروع تحریک جدید سے ہی سابقون الاولون کی صف کے لئے اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک ہی ادا فرماتے رہے ہیں اس سال بھی آپ نے اور ان کے فرزند ارجمند سیٹھ یوسف احمد اللہ دین سکرٹری مال نے کوشش کی۔ کہ یہ رقم ۳۱ مارچ تک ادا ہو۔ اور وہ اپنی طرف سے ادا بھی کر چکے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور تو ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی وجہ سے سابقون الاولون میں ہی ہیں۔ مگر اس سال بعض وجوہات سے ان کی رقم عملاً نہ مئی کے ابتدائی ایام میں داخل ہو سکی ہے۔ اور انکا وعدہ دفتر اول و دوم کا ۹۸¾ فیصدی پورا ہو چکا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

حیدر آباد دکن۔ مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال جو صرف حیدر آباد دکن کا ہی مالی کام نہیں کرتے۔ بلکہ سکندر آباد کے سوا باقی تمام ریاست کا مالی کام نہایت تندہی اور محنت شاقہ سے کر رہے ہیں۔ چنانچہ ریاست کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا مالی کام آپ کرتے ہیں۔ حیدر آباد دکن۔ چنتہ کنٹہ نل گنڈہ۔ مچھلی بندر۔ ورنگل۔ ظہیر آباد۔ شورا پور اورنگ آباد۔ نظام آباد۔ ناندیر۔ دڈمان۔ محبوب نگر نابکل۔ جگتیال۔ عثمان آباد۔ قلا پوری۔ گلبرگہ۔ ان جماعتوں کے ہر قسم کے چندوں کا باقاعدہ حساب کتاب آپ کے پاس ہے۔ اور اسکے علاوہ تحریک جدید کے دفتر اول کے پہلے سال یعنی ۱۹۳۴ء سے لے کر چودھویں سال تک کا حساب بھی آپ کے پاس مکمل اور اپ ٹو ڈیٹ ہے۔ اور دفتر دوم کے سال اول سے لے کر سال چہارم تک کا حساب بھی اسی طریق سے ہے۔ یہ حساب آپ نے مختلف اوقات میں لا کر بھی دکھایا ہے۔ جو بہت صحیح اور درست پایا ہے۔ اور جس سال کا حساب ہوا ہے دوران سال میں بھی خط و کتابت کے ذریعہ اس دفتر سے ملاتے رہتے ہیں۔ تا کوئی غلطی واقعہ نہ ہو۔ غرض سیٹھ صاحب نے اپنے آپ کو سلسلہ کی اس مالی خدمت کے لئے عملاً وقف کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ تحریک جدید دفتر اول کے چودہویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ آپ نے ۹۶۴۹/۴ اور ۹۰۶/۱۲ کا حضور کے پیش فرمایا ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء تک آپکو صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ کا تمام حساب پورا کرنا تھا۔ اور خدا کے فضل سے کیا میں نے انکی خدمت میں لکھا کہ حضور کا ارشاد یہ ہے کہ ۳۱ مئی تک ہر جماعت کم سے کم اپنی جماعت کی وصولی ۶۵ فیصدی تک کرے۔ کیونکہ یہ تاریخ سابقون الاولون میں آنے کی آخری تاریخ ہے۔ اور ۳۱ مئی کو سال کے چھ ماہ پورے ہو جاتے ہیں۔ اور قسط وار دینے والوں کا نصف وعدہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور بعض مخلص سابقون میں آنے کے لئے یکمشت بھی ادا کرتے ہیں اور مقیمین کو ششماہی کے اخراجات بھی پیشگی ارسال کئے جایا کرتے ہیں۔ اس لئے وعدوں کی ادائیگی ۶۵ فیصدی تک ہو جانی چاہیئے۔ اسپر سیٹھ صاحب نے جو ان کی فطرت کا خاصہ اور ان کے سلسلہ کی خدمت کا طبعی جوش ہے خاص توجہ سے جدوجہد شروع کی۔ اور سب احباب کرام دکن دل کھول کر اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ کی۔ تا وہ سابقون میں آ دیں۔ اور حضور ایدہ اللہ کی دعا اور خوشنودی بھی حاصل کریں۔ چنانچہ وہ بجائے ۶۵ فیصدی تک ریاست حیدر آباد دکن کے پورا کرنے میں کامیاب نہ ہوئے بلکہ ۶۷۔۴ میرے مطالبہ سے بھی زیادہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اور ۲۹ رمضان المبارک تک ۷۴ فیصدی داخل ہو چکا ہے۔

> کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
> بلائے او بگرداں گر بلا آفت شود پیدا

یادگیر دکن کا وعدہ ۱۴۶۵ ہے۔ اور اسکی وصولی ۱۱۹۰ جو ۸۱ فیصدی ہے۔ اسکے سکرٹری مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ہیں۔ جو فدائے سلسلہ ہیں۔ اور سلسلہ کا کام وقت پر کرنے کے لئے مصروف عمل رہتے ہیں۔ آجکل دکن کی جماعت جن مصائب و آلام سے گزر رہی ہے۔ اس کے لئے ہر شخص کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اہل دکن اور اسلام کے لئے غیب نصرت و فتح کے سامان پیدا کرے۔ اور تمام دنیا میں اسلام کا ہی غلبہ ہو جائے آمین۔ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے بارے میں پھر نوٹ دیا جائے گا۔ اب گزارش ہے کہ جن کے وعدے پورے نہیں ہوئے وہ جہاں تک ممکن ہو اپنے وعدے سو فیصدی پورے کریں۔

وکیل المال تحریک جدید

تحریک ستمبر کے چندے کے بارے میں عہدیداران حیدر آباد دکن کی مثال کے مطابق عمل کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی شدید خواہش ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی ماہوار آمد کا کم سے کم ۱۶⅔ فیصدی راہ خدا میں دے اور جنہیں زیادہ توفیق ہے وہ ۳۳ فیصدی تک دیں۔ جو اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھے ہوئے ہیں ۳۳ فیصدی سے بھی زیادہ دے رہے ہیں۔ اور ان کے چندوں کی موجودہ مقدار بھی اسی شرح سے ہے۔ جو اب وہ ۳۳ فیصدی زیادہ دے رہے ہیں۔ وہ اسی کے مطابق دیتے جائیں ۱۶⅔ فیصدی یا اس سے زیادہ دینے والوں کے چندوں میں وہ سب چندے شامل ہونگے جو وہ اس وقت دے رہے ہیں۔ مثلاً چندہ عام یا وصیت جلسہ سالانہ۔ تحریک جدید۔ مرکز کا چندہ کشمیر ریلیف فنڈ۔ وظائف مدرسہ احمدیہ وغیرہ یہ سب چندے اسکی مقررہ شرح سے وضع کر کے باقی رقم ماہوار جو بچ جائیگی وہ ریزرو فنڈ یا تحریک ستمبر میں داخل ہوگی۔ تمام چندے جو وہ ادا کر رہا ہے۔ اسکی مدوار تقسیم کرنا محصل کا اپنا فرض ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ اپنی رقم ادا کرتے وقت بتلائے کہ وصیت میں اس قدر جلسہ سالانہ میں اس قدر۔ چندہ تحریک جدید میں اس قدر وغیرہ وغیرہ۔ غرض محصل مدوار تفصیل لکھوا کر رسید لے۔ اور مقامی عہدہ دار اس کے مطابق تفصیل یہاں روانہ کریں۔ جیسا کہ سیٹھ محمد اعظم صاحب سیکرٹری تحریک جدید حیدر آباد دکن عمل کر رہے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ حضور کی تحریک ستمبر میں کئی دوستوں نے حصہ لیا ہے۔ اور وہ اس لحاظ سے چندے بھی ادا کر رہے ہیں۔ محصل صاحبان کے ایماء سے ان کے وعدے کے مختلف چندوں کی تقسیم مقامی طور پر کر کے رقم ارسال کی جارہی ہے۔ اور جو رقم زائد ہوتی ہے۔ وہ تحریک ستمبر میں داخل کی جارہی ہے۔ اس سے ایک تو حساب میں سہولت رہے گی۔ اور دوسرے آپکے لئے مشکل نہیں پڑے گی جیسا کہ حضور نے اپنی خطبہ میں فرمایا ہے۔ امید ہے آپ اس عمل کو پسند فرمائینگے۔ آپ کا یہ عمل حضرت کے عین منشاء کے مطابق ہے۔ اس لئے تمام عہدہ داران مدوار تفصیل بنا کر چندہ ارسال فرمائیں۔ تحریک جدید کا چندہ ہر مجاہد کو کوشش کرے کہ اول تو اسی ماہ میں ادا کرلے ورنہ ستمبر میں ضرور ادا ہو جائے۔ کیونکہ تحریک جدید کا سال خاتمہ کے قریب آ گیا ہے۔

وکیل المال تحریک جدید [illegible]

تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔

51

بپتسمہ نہ لینے کی سزا دائمی جہنم؟

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی مبلغ بیرالیون

"ڈیلی مرر" لنڈن مورخہ ۴؍ جون ۱۹۴۸ء کے "خطوط کالم" میں ایک صاحب کا خط چھپا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان صاحب کے ساڑھے دس ماہ کی لڑکی فوت ہو گئی۔ اور وہ قبرستان کے "ناپاک حصہ" میں دفنائی گئی۔ جہاں قاتل اور خودکشی کرنے والے دفنائے جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ لڑکی کو بپتسمہ نہ دیا گیا تھا اور چرچ کے بیان کے مطابق ان کے خدا نے لڑکی کے لئے ہمیشہ کے لئے جہنم کے فرش پر رینگتے رہنے کا انتظام کیا۔ یعنی کہ لڑکی ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گی خط لکھنے والے صاحب ایڈیٹر صاحب کو لکھتے ہیں مگر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ چرچ کا یہ بیان میرے اور میری بیوی کیلئے کس قدر تلخی کا موجب ہوا ہوگا۔ اور نتیجۃً ہم نے اس وقت سے چرچ جانا چھوڑ دیا ہے۔ اگر آپ اس کا ثبوت چاہتے ہیں۔ تو لڑکی کی موت کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ کر لیں جس پر لکھا ہے "ناپاک قطعہ" (یعنی قبرستان کا وہ حصہ جو شیطان کے حصہ سے موسوم ہے)

ایڈیٹر صاحب نے جواب دیا کہ:- ہم نے قارئین کے کروڑوں خطوط پڑھے ہیں۔ لیکن جتنا خوف ہم نے آپ کے اس پوسٹ کارڈ کو پڑھ کر محسوس کیا اتنا کبھی کسی خط سے محسوس نہیں کیا۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کونسا چرچ ہے جس نے ایسا بیان دیا ہے اور جتنی جلدی ہی وہ خود جہنم کے فرش پر چلا جائے اتنا ہی بہتر ہے" آپ کی بچی جہنم میں نہیں ہے۔ آپ حوصلہ کریں۔ کیونکہ بچی اس کی گود میں ہے جس نے کہا ہے کہ "بچوں کو میرے پاس آنے دو اور ان کو مت روکو آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے" اور اس نے یہ خصوصیت نہیں لگائی کہ "بشرطیکہ وہ بپتسمہ دئے گئے ہوں"۔

اس ضمن میں مورخہ ۸؍ جون کے اخبار میں چند اور خطوط شائع ہوئے ہیں۔ ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ ایک عورت لکھتی ہے کہ ۱۹۱۷ء میں اس کی ایک بچی بعمر ۳ ماہ صرف چند گھنٹے کی علالت کے بعد فوت ہو گئی۔ علاقہ کے چرچ کے پادری صاحب نے یہ کہتے ہوئے بچی کے "جنازہ" وغیرہ کی رسم ادا کرنے سے انکار کر دیا کہ بچی گناہ میں پیدا ہوئی اور کیونکہ اس کو بپتسمہ نہیں دیا گیا تھا اس لئے وہ آسمانی بادشاہت کے لائق نہیں ہے" عورت مذکورہ لکھتی ہے کہ وہ بچی کی اچانک موت اور موت کے بعد اس امر نے میری تکلیف اور جگر کو دوگنا کر دیا اور اس وقت سے میں کبھی بھی چرچ نہیں گئی۔ نہ میں نے بعد میں پیدا ہونے والے بچوں کو چرچ جانے کی اجازت دی ہے۔ یہ بچی ایک کانگریگیشنل منسٹر کی وساطت سے قبرستان کے "شیطان کے حصہ" میں دفنانے سے بچا لی گئی"۔

۲۔ ایک اور عورت نے لکھا ہے کہ میرا ۱۶ دن کی عمر کا بچہ اچانک فوت ہو گیا۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ وہ چرچ آف انگلینڈ کی "پاک زمین" میں نہیں دفنایا جا سکتا (اس لئے کہ) وہ بپتسمہ نہیں دیا گیا تھا اور وہ خدا کا بچہ نہیں ہے"، ایک رومن کیتھلک پادری نے اس عورت کا غم والم دیکھ کر دفنانے کی رسم اس کے گھر ادا کی۔ اور بچے کے دفنانے کا انتظام اپنے "شیطانی حصہ" چرچ کی زمین میں کیا۔ عورت مذکورہ لکھتی ہے کہ "اس وقت سے میں کبھی بھی چرچ نہیں گئی۔ اور نہ ہی میں نے اپنے دو بچوں کو کبھی جانے دیا ہے وہ دونو خوش ہیں اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ان دونو کے چرچ جانے اور خود اس چرچ کے ذریعہ سے میرا ایمان آہستہ آہستہ واپس آ رہا ہے"

نوٹ:- سولویں صدی عیسوی میں یورپ میں جو دینی اصلاح تحریک شروع ہوئی اور جس سے پروٹسٹنٹ فرقہ نے جنم لیا ہے۔ چند گروہوں نے چرچ آف انگلینڈ کے عقائد کو صحیح تسلیم نہیں کیا۔ اور اپنی علیحدہ حیثیت قائم کر لی۔ ان کو "نون کنفرمسٹ" یا "مخالفین" کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے چرچ آف انگلینڈ کے عقائد کے مطابق اصلاح نہیں کی۔ اور وہ عقائد نہیں اپنائے۔ اس فرقہ میں تین گروہ بہت پائے ہیں۔ یعنی کانگریگیشنل، باپٹسٹس اور پریس بائیٹرینس۔ لیکن اول الذکر ان میں سے زیادہ پرانا گروہ ہے۔ ان کا خصوصی عقیدہ یہ ہے کہ چرچ اپنے بیرونی اختیارات میں آزاد رہنا چاہیے۔ ان کا دوسرا نام "آزاد" بھی ہے۔ ان کی تعداد دنیا بھر میں سوا دو ملین کے قریب ہے۔

باپٹسٹس کا گروہ بھی سولھویں صدی کی دینی تحریک کے وقت سے ظہور میں آیا۔ ان کے عقیدہ کے مطابق بپتسمہ سے قبل ہر ایک ممبر کو اپنے ذاتی ایمان اور یسوع مسیح سے وفاداری کا خود اقرار کرنا لازم ہے اور اسی لئے وہ بپتسمہ کی رسم بالغوں کے لئے سمجھتے ہیں۔ لیکن چرچ آف انگلینڈ میں بپتسمہ بالغوں اور نابالغوں کے لئے ضروری ہے جزائر برطانیہ میں باپٹسٹس کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ ان کی طاقت امریکہ میں بہت مضبوط ہے۔

۳۔ ایک صاحب نے لکھا کہ ایک عورت کا غیر بپتسمہ شدہ بچہ فوت ہو گیا۔ اب ایک پادری کو کچھ رقم دے کر بچہ کو جہنم سے نکلوانا چاہتی ہے ورنہ پادری کا کہنا ہے کہ بچہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا۔

۴۔ ایک عورت لکھتی ہے۔ کہ میں میتھوڈسٹ چرچ سے تعلق رکھتی ہوں۔ ہمارے چرچ کی تعلیم یہ ہے کہ بچے معصوم ہیں اور جب وہ فوت ہوتے ہیں۔ تو خداوند کی گود میں جاتے ہیں اور میں اس سچائی کو قبول کرتی ہوں۔

نوٹ:- میتھوڈسٹ گروہ کا بانی جان ویزلے تھا۔ جس نے اس گروہ کی بنیاد ۱۷۲۹ میں رکھی۔ ان کا خصوصی عقیدہ عورت مذکورہ نے خود بیان کر دیا ہے۔ ان کی تعداد دنیا بھر میں دو کروڑ ۲۰ لاکھ ہے۔

۵۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ "اگر والدین کے لئے یہ امر کسی تسلی کا باعث ہو تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے کتنے ہی دوست ہیں۔ جو نارمنڈی (فرانس)، کی خندقوں میں، بلجیم، ہالینڈ اور جرمنی کے میدانوں میں مرے اور ناپاک زمینوں میں دفن ہوئے اگر کوئی بہشت ہے تو وہ آدمی بپتسمہ شدہ اور غیر بپتسمہ شدہ اسی بہشت میں ہیں۔

مندرجہ بالا خطوط سے صاف ظاہر ہے کہ بپتسمہ کا اصول بہتوں کے لئے قابل قبول نہیں۔ اور اس کی موجودہ صورت (کہ چرچ آف انگلینڈ اور کیتھولک چرچ میں) یہ فطرت کے خلاف بغاوت کرتی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ پیدائشی گناہ اور بپتسمہ کی تعلیم فطرت صحیحہ کے بالکل خلاف ہے۔ اور ایسے اصول کو فطرت صحیحہ سے دور کا واسطہ بھی نہیں یہی وجہ ہے کہ بہت سے والدین نے اس اصول کی تلخی کو محسوس کیا حتی کہ انہوں نے چرچ جانا بھی چھوڑ دیا۔ اگر یہ اس اصول و تعلیم کی وجہ سے نہیں ہے تو اور کس وجہ سے ہے۔ اگر ایسے والدین سے پوچھا جائے کہ چرچ سے آپ کو کس بات نے متنفر کیا ہے۔ تو یقیناً جواب پیدائشی گناہ اور بپتسمہ کا اصول و تعلیم ہوگا اور یہی عیسائیت کی تعلیم کی کمزوری کا راز ہے۔ پیدائشی گناہ کا اصول بنا کر عیسائیت نے اپنے ماننے والوں کے لئے ایک ایسا گڑھا تیار کر دیا ہے۔ جس میں گر کر وہ باہر نہیں نکل سکتے اور یہی ان کی ہلاکت کا موجب ہے۔ اور اسی وجہ سے عیسائی اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا مکمل مظہر بننے کے قابل نہیں پاتے۔ اس کے مقابل پر اسلام کی تعلیم نہایت اعلیٰ اور فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہے۔

اسلام کے نزدیک گناہ کی کوئی آزاد ہستی نہیں ہے خدا تعالےٰ کے احکام کی یا ارادہ خلاف ورزی گناہ کہلاتی ہے۔ دنیا میں ہر شخص فطرت صحیحہ کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور خواہ وہ کتنا ہی گناہ کے جال میں پھنس جائے۔ اس کی فطرت صحیحہ سے نیکی کا مادہ بالکل معدوم نہیں ہوتا تاکہ اگر کبھی بھی وہ نیکی کی طرف رجوع کرے تو نیکی کا مادہ اس کو بدیوں کا جال کاٹ پھینکنے میں پوری مدد دے سکے اور ترقی کر کے وہ باکمال انسان بن سکے انسانی پیدائش کا مقصد اور اسکی غرض وغایت یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی صفات کا مظہر کامل بنے۔ اب اگر اس کی فطرت گناہ سے ملوث قرار دی جائے تو وہ کب اور کیونکر خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر بن سکتا ہے

حضرت مسیح علیہ السلام کا بچوں کے متعلق مذکورہ قول بھی ظاہر کرتا ہے کہ بچے معصوم ہوتے ہیں آپؑ کا یہ فرمانا کہ آسمانی بادشاہت انہی کی ہے اشارہ کرتا ہے کہ آسمانی بادشاہت ان لوگوں کی ہے جو ایسے پاک فطرت ہوتے ہیں جیسے کہ بچے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے بپتسمہ کی شرط نہیں لگائی۔ جس سے معلوم ہوا کہ بغیر بپتسمہ کے ہی بچے معصوم اور پاک فطرت ہوتے ہیں۔ یہی تعلیم اسلام کی ہے۔ کہ دنیا میں ہی پیدا ہونے والا شخص پاک اور صحیح فطرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اس سے پیدائشی گناہ اور بپتسمہ کا اصول باطل ہو جاتے ہیں۔

دوسرا امر اس موقعہ پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چرچ کے نزدیک جہنم دائمی ہے یہ بھی فطرت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے انسان کی پیدائش سے غرض یہ ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی صفات کا مکمل مظہر بنے۔ لیکن اگر کچھ لوگ جہنم کی آگ میں ہمیشہ کی آگ میں جلنے والے ہیں۔ تو وہ کس وقت اور کیونکر خدا تعالےٰ کی اس غرض کو پورا کر سکیں گے۔ جو انسان کی پیدائش سے مقصود ہے؟ اس دلیل سے جہنم کا دائمی ہونا باطل ہو جاتا ہے

قرآن کریم سے ظاہر ہے کہ جہاں جنت کا الفاظ دائمی اور نہ ختم ہونے والی ہے وہاں جہنم کا عذاب ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے۔ بلکہ یہ عذاب منقطع ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ "رحمتی سبقت غضبی"، کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جہنم کی سزا غیر منقطع نہیں۔ کیونکہ جہنم کی سزا کا غیر منقطع ہونا خدا تعالےٰ کی رحمت پر اسکے غضب کی سبقت پر منتج ہوگا۔ حالانکہ اسکی رحمت کا تقاضا ہے کہ ایسا نہ ہو اور یہ عذاب منقطع ہو۔ حاصل مطلب یہ کہ جب شریروں کو ان کے جرموں کی پاداش میں ایک لمبے عرصہ تک جہنم میں عذاب چکھ کر خدا تعالےٰ کے غضب کا تجربہ ہو جائے گا۔ اور ان کی اصلاح

ہو جائے گی تو خدا تعالیٰ کی رحمت اسکے عذاب کا خاتمہ کر دے گی۔ یہی مطلب اس حدیث کا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ جہنم میں کوئی فرد باقی نہیں رہے گا اور نسیم جہنم کے دروازے کھٹکھٹائے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اسکے غضب پر سبقت لے جانیکی دلیل ہے۔

جہنم گویا ایک ہسپتال ہے اور مجرم مریضوں کی طرح اس ہسپتال میں رکھے جائینگے۔ جہاں وہ دوائی (عذاب) کی کڑواہٹ سے دوچار ہوں گے اور صحیح ہونے کے بعد ڈسچارج کر دیئے جائینگے یعنی جہنم سے نکال لئے جائینگے تا وہ فیوض الٰہی سے مستفید ہو سکیں اور وہ مقام حاصل کر سکیں جس کے لئے وہ پیدا کئے گئے تھے۔ یعنی خدا کا مظہر بن سکیں۔ پس عیسائیت کا نظریہ جہنم کے عذاب کے متعلق غلط ہے۔ کیونکہ یہ خود انسان کی پیدائش کے مقصد سے ٹکراتا ہے۔ لیکن اسلامی تعلیم جامع مانع اور فطرت کے عین مطابق ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سید حافظ عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم رض

از مکرم جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

سید حافظ عزیز اللہ شاہ صاحب کی اچانک موت کی خبر سن کر جملہ درویشان قادیان کو بہت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک بہت ہی نیک اور متقی نوجوان تھے بچپن سے ان کا واقف کار ہونے کی حیثیت سے کہہ سکتا ہوں کہ ایسے بہت ہی کم نوجوان دیکھے ہیں کہ جن میں خدا اور اس کے رسول کی محبت اور خدمت سلسلہ کا جذبہ پایا جاتا ہو۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز مرحوم بھائی کو غریق رحمت کرے اور جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین

ہمیں ہمارے عزیز بھائی مرحوم رض کے اہل دھیال اور اقارب کے ساتھ اس صدمہ میں پوری پوری ہمدردی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا کرے کیونکہ مرحوم رض ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس کے افراد خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف دنیاوی لحاظ سے بلکہ دینی لحاظ سے بھی ممتاز ہستیوں کے مالک ہیں مجھے ان کے پتے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یہ موقعہ نہیں مل سکا کہ ان کے ساتھ براہ راست اظہار افسوس کروں اس لئے الفضل میں بذریعہ اعلان ہذا تمام افراد خاندان شاہ صاحب مرحوم کے اس صدمہ میں شریک ہوتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کی اس کمی کو جو کہ مرحوم کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے اپنے فضل سے تلافی فرما دے اور مرحوم رض کے بال بچوں کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین اللھم آمین

کل بعد نماز عصر مسجد مبارک میں جملہ درویشوں کی معیت میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

درخواست دعا

خاکسار کے ماموں میاں خیر الدین صاحب سیالکوٹی مہاجر حال چنیوٹ کے چچا اور خاکسار کے بہنوئی میاں برکت صاحب آف پسرور عرصہ چند یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ لہٰذا سب دوستوں سے عموماً اور صحابہ کرام و درویشان قادیان دارالامان سے خصوصاً درخواست ہے کہ وہ مریضان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں شفا کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔

(نذیر احمد سیالکوٹی ۳ میکلیگن روڈ لاہور)

وصیت فارم

جن احباب نے دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دی تھی کہ انہیں وصیت فارم یا رسالہ الوصیت بھجوایا جائے۔ ان کو فارم اور رسالے بھجوا دیئے گئے ہیں اگر کسی دوست کے ارشاد کی تعمیل نہ ہو سکی ہو تو وہ اطلاع دیں تاکہ انہیں بھجوا دیئے جائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

انچارج بیعت دورہ پر

مولوی نور الدین صاحب منیر (انچارج دفتر بیعت) حلقہ جات دیہاتی مبلغین صوبہ سرحد حلقہ ملتان و بہاولپور کے دورہ کے لئے ۲۲ اگست کو لاہور سے روانہ ہوں گے۔ متعلقہ مبلغین و جماعتیں مطلع رہیں۔

جزائر مشرق الہند میں احمدیت کا قیام

سعید روحیں رفتہ رفتہ احمدیت کے قریب آ رہی ہیں

جناب مولوی محمد زہدی صاحب

جولائی کا مہینہ اگرچہ روزہ کا مہینہ ہے۔ پھر بھی میں نے کام کو سرانجام دینے کے لئے دوسرے مہینہ سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ۲۰ رمضان تک روزانہ دس بارہ میل کا سفر بائیسکل پر کیا کرتا ہوں۔ جزیرہ بورنیو میں اگرچہ کوئی خاص تبلیغی پروگرام نہیں بنایا پھر بھی انفرادی تبلیغ کا بہت موقعہ ملتا رہتا ہے۔ جزیرہ لابوان کا سفر ایک سال کے بعد کیا ہے۔ جس کی وجہ سے جماعت کے اندر کچھ سستی پیدا ہو گئی۔ اگرچہ چندہ ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ بلکہ باقی سالوں سے زیادہ حصہ لیتا رہا۔ خاکسار کا پروگرام اسی جزیرہ میں دو مہینہ تک رہنا ہے اور کوشش کرونگا کہ اسی مہینہ کے اندر اندر جماعت لابوان کے اندر ایک نئی تبدیلی ہو جائے۔ اسی بناء پر تبلیغ کے علاوہ جماعت میں قوت عملیہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہونگا درس قرآن کے علاوہ ہر صبح مسجد میں درس حدیث اور دیگر مسائل بتاتا رہا۔ اس رپورٹ کی تفصیل یہ ہے۔

تبلیغ

انفرادی تبلیغ کے علاوہ تین اشخاص سے جو یہاں سمجھدار خیال کئے جاتے ہیں ملاقات کی ان میں سے ایک تو ان حسن ہے یہ صاحب Malay National Party کا پریذیڈنٹ ہے۔ ان سے ہندوستان کے فسادات کی تفصیل اور کشمیر و فلسطین میں جھگڑے کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ دو گھنٹہ گفتگو کرنے کے بعد اس نے بڑی سنجیدگی سے کہا کہ اس جزیرہ کے رہنے والے تقریباً تمام کے تمام لوگ مردہ ہیں ان کے اندر ترقی کا مادہ موجود نہیں ہے۔ میں نے اس کا جواب دیا کہ اسی لئے تو امام مہدی علیہ السلام تشریف لائے ہوئے ہیں تاکہ مردہ انسانوں کے اندر مادہ ترقی کی روح پھونکی جائے اور اصل بات یہ ہے کہ جس وقت سے مسلمانوں نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا ہے۔ اسی وقت سے تنزل شروع ہوا ہے۔ بالآخر میں نے کہا کہ رمضان شریف گذر جانے کے بعد انشاء اللہ ہم اکٹھے ہو کر کام کریں گے اسکے بعد واپس جانے کی اجازت لے کر کتابیں پڑھنے کے لئے ان کو کتابوں میں سے ایک Qadian Diant ہے۔ دوسرا دوست بیرونی دیانت کا ایک نوجوان ہے۔ اس نے جماعت احمدیہ کے متعلق۔ اختلافی مسائل کے متعلق اور احمدی دوست کافر کہا جانے کے متعلق دریافت کیا اور یہ گفتگو تین دن تک ہوتی رہی وہ بھی بعض کتابیں پڑھنے کے لئے لے گئے ہیں تیسرا شخص میجر داؤد ہے یہ صاحب مسلمان ہیں۔ جس وقت وہ حکومت میں ملازم تھا وہ احمدی دوستوں پر قسما قسم کی مصائب پہنچانے کے لئے حکومت کو تحریک کرتے رہے اور ان کی سب سے اول کوشش یہ تھی کہ احمدی دوستوں کو جو اسوقت جزیرہ لابوان میں تاجر تھے لابوان سے باہر نکال دیا جائے مگر ان کی تمام کوششیں ناکام ہوتی رہیں۔ اس وقت جب میں ان سے ملنے کے لئے گیا تو وہ اختلافی مسائل کو چھوڑ کر احمدیت کی ترقیات کے متعلق دریافت کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ ان کے دل میں ایمان پیدا کرے آمین

خطوط

انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کے علاوہ خطوط کے ذریعہ سے بھی تبلیغ کرتا رہا چنانچہ اس مہینہ چھ تبلیغی خطوط لکھے بعض خطوط میں احمدیت کی ترقی بتا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پیش کرتا ہوں اور بعض خطوط میں خود اس ملک کی حالت لے کر آثار قیامت پیش کرتا ہوں اور بعض میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس وقت جو مسلمان کہلانے کا مستحق ہے وہ صرف احمدی ہی ہے کیونکہ وہ قرآن اور حدیث کی تعلیم کو سامنے رکھ کر چلتا ہے ایک خط کن بلود کے [illegible] کو ارسال کیا اس خط میں بہت سی باتیں لکھیں اور احمدیت کی مختصر تاریخ بھی لکھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کے دل میں ایمان پیدا کرے اور احمدیت کی فوج میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمادے۔ اسی طرح تعلق وسیع پیدا کرنے کے لئے بعض بڑے بڑے آدمیوں کا پتہ دریافت کر کے ان کے نام کتابیں بھیجنا اور خط لکھنا ہا[illegible]

تعلیم

ایمان اسوقت تک مضبوط نہیں ہوتا جب تک اس مذہب کی تعلیم بغور نہ پڑھی جائے۔ اسی بناء پر خاکسار نے جماعت لابوان کو قرآن شریف با ترجمہ پڑھنے کی تحریک کی اور اس تحریک کو لبیک کہتے ہوئے نو آدمی ہر شام قرآن شریف کا ترجمہ پڑھتے تھے۔ تعلیم دینے کی غرض سے بسا اوقات احمدی دوستوں کے گھر سویا کرتا ہوں کیونکہ انکو دن کیوقت بہت کم فرصت ملتی ہے اور نہ ہی مجھ سے مل سکتے ہیں اسلئے رات کیوقت بعض دوستوں کو ملتا ہوں اور جماعت

52

بیت المقدس میں ریڈ کراس کے سنٹر پر یہودیوں نے قبضہ کر لیا!

عمان ۱۸ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل رات یہودی نوجوانوں نے بیت المقدس میں بکتر بند گاڑیوں سے حملہ کر کے پرانے شہر میں ریڈ کراس کے مرکز پر قبضہ کر لیا ہراول دستے نے اقوام متحدہ کے محافظوں السی وردیاں دھوکہ دینے کے لئے پہن رکھی تھیں یہودی فوجوں نے اردنی فوج کے مورچوں پر گولہ باری کی۔

قائداعظم کی صحت کیلئے دعا

لندن ۱۸ اگست۔ سارے برطانیہ میں مسلم لیگ کے ارکان نے قائداعظم کی صحت کیلئے دعائیں مانگیں چنانچہ ہڈرزفیلڈ کے مسلمانوں کا ایک اجلاس لنسٹن گارڈن میں ہوا جس میں برطانیہ کی مسلم لیگ کے صدر مسٹر علی محمد خاں کا خاص پیغام سنایا گیا اسکے بعد انہوں نے قائداعظم کی صحت اور پاکستان کی ترقی و خوشحالی کیلئے دعا کی۔

ماسٹر تارا سنگھ ایسے فرقہ پرست لوگوں کو مزید ڈھیل نہیں دیجا سکتی

نئی دہلی اور مشرقی پنجاب کے سیاسی حلقوں میں چہ میگوئیاں

نئی دہلی ۱۸ اگست "مغربی پاکستان" کی ایک خاص اطلاع مظہر ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ کی فرقہ وارانہ سرگرمیوں پر جو دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہیں نئی دہلی کے سیاسی حلقوں میں بہت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خود مشرقی پنجاب کے ارباب حل و عقد بھی کچھ کم پریشان نہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگوا نے پنڈت نہرو سے ماسٹر جی کو نظر بند کرنے یا گرفتار کر لینے کی اجازت بھی طلب کی ہے ان کا کہنا ہے کہ فی الحال ماسٹر جی کا اثر زائل ہو چکا ہے اور ان کے تمام بڑے بڑے ساتھیوں نے کانگرس میں شمولیت اختیار کر لی ہے اس حال میں جبکہ وہ بے یار و مددگار ہیں۔ اگر انہیں گرفتار کر لیا جائے تو کوئی خطرے کی بات نہیں موقع ہاتھ سے نکل جانے پر ہو سکتا ہے ماسٹر جی کو پھر ہر دلعزیزی حاصل ہو جائے اور ان کی گرفتاری کار دارد نظر آنے لگے۔ نئی دہلی کے سیاسی حلقوں میں عام خیال بھی پایا جاتا ہے کہ کشمیر اور حیدر آباد کے مسئلہ دن بدن نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اور ایسے حالات میں ماسٹر تارا سنگھ ایسے فرقہ پرست لوگوں کو زیادہ ڈھیل دینا دانشمندی کے سراسر خلاف ہے کہا جاتا ہے سردار بلدیو سنگھ بھی اس نظریہ کے مؤید ہیں۔ اور ان کا ماسٹر جی سے اختلاف زیادہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔

روسیوں کو امریکہ خالی کرنے کا حکم

نیویارک ۱۸ اگست۔ اخبار سنڈے پکٹوریل کا نامہ نگار مقیم نیویارک رقمطراز ہے کہ ماسکو امریکہ میں آباد روسیوں کو امریکہ خالی کر دینے کا حکم دے رہا ہے۔ گذشتہ دو ماہ میں ۸۰۰ روسی واپس جا چکے ہیں۔ بہت سے روسی امریکہ میں بہت عرصہ سے آباد تھے۔

اکالیوں میں پھوٹ پڑ گئی

گورداسپور کے ۱۵ اکالیوں کا استعفا

امرتسر ۱۸ اگست معلوم ہوا ہے کہ گورداسپور کے پندرہ اکالیوں نے شرومنی اکالی دل کی رکنیت سے استعفا دے دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ دونوں پارٹیوں میں شدید سیاسی اختلافات رونما ہو گیا تھا (مغربی پاکستان)

لاہور میں دو ہزار مکان ناقابلِ رہائش قرار دیئے گئے

لاہور ۱۸ اگست۔ لاہور میں تقریباً دو ہزار مکانوں کو ناقابلِ رہائش قرار دیدیا گیا ہے۔ یہ مکانات بہت بوسیدہ ہیں اور ان میں رہائش کسی طرح بھی خطرہ سے خالی قرار نہیں دی جا سکتی اب تک خطرہ زدہ علاقے سے پانچ سو کنبوں کو نکالا جا چکا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کی زیر نگرانی پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جو ان مکانوں کو جلد سے جلد خالی کرانے کا کام انجام دے رہی ہے۔ فی الحال ان کنبوں کو کارپوریشن کے سکولوں اور ہوسٹلوں میں بسایا جائیگا جنہیں حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے مسلم لیگ کے ایک سو ورکر مکانات خالی کرانے میں حکومت کی امداد کر رہے ہیں۔

کشمیر کمیشن کی تجویز کا جواب تیار کر لیا گیا

رائے شماری سے پہلے ہندوستانی فوج کو واپس بلایا جائے

کراچی ۱۸ اگست "مغربی پاکستان" کے سیاسی نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے اس تجویز کا جواب تیار کر لیا ہے جو اتحادی انجمن کے کمیشن نے کشمیر میں لڑائی بند کرنے کے لئے دونوں مملکتوں کو پیش کی تھی۔

باخبر سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ پاکستان کشمیر کمیشن کی تجویز کو مشروط طور پر منظور کر لے گا۔ اس سلسلہ میں کہا جا رہا ہے کہ پاکستان ان شرائط پر اب بھی قائم ہے جو اس کے مندوبین نے سیکورٹی کونسل میں پیش کی تھیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سر ظفر اللہ خاں نے کشمیر کمیشن کو لکھا ہے کہ کشمیر میں جو جنگ ہو رہی ہے اس میں پاکستان بلاواسطہ شریک نہیں ہے تاہم وہ اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر قبائلیوں کو لڑائی بند کرنے کیلئے کہے گا۔ لیکن اس کی بڑی شرط یہی ہے کہ پہلے ہندوستانی فوج کو کشمیر سے نکال لیا جائے۔ اس کے بعد پُرامن ماحول پیدا کر کے استصواب رائے عامہ کے لئے راستہ تیار کیا جائے

حیدر آباد میں سرکاری افسروں کو کفایت سے کام لینے کی ہدایت

حیدر آباد ۱۸ اگست۔ حکومت نظام نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ حیدر آباد میں ہنگامی صورت حالات پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اسلئے حکومت نظام کی خواہش ہے کہ کسی ایسی مد پر خرچ نہ کیا جائے جس کا قیام امن سے براہ راست تعلق نہ ہو حکومت کو افسروں سے توقع ہے کہ وہ ہر ممکن بچت سے کام لینگے۔ اور فالتو اخراجات سے احتراز کریں گے۔ اعلان میں اس امر کی تردید کی گئی ہے کہ حکومت کو مالی دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور وہ سرکاری افسروں اور ملازموں کو تنخواہیں نہیں دے سکیگی یا ان میں ۲۰ فیصدی تخفیف کر رہی ہے۔

فلسطین کے عرب علاقہ میں عرب فوجی گورنر مقرر کرنے کا فیصلہ

لندن ۱۸ اگست عرب لیگ کی اعلیٰ کمیٹی نے کل رات عربوں سے یہ اپیل کی کہ وہ بیت المقدس پر یہودیوں کو قابض ہونے سے روکنے کیلئے سرگرمی سے کوئی عملی قدم اٹھائیں۔ اس اپیل کے بعد ایک غیر مصدقہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عرب لیگ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ جو علاقہ انہوں نے فتح کر لیا ہے۔ اس میں فوجی گورنر مقرر کر دیا جائے۔ یہ بھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عرب لیگ کمیٹی کا اجلاس اس ماہ کے آخر میں منعقد ہو گا۔ بیت المقدس میں گولیاں ابھی تک چل رہی ہیں۔ گھات لگا کر گولی چلانے والے ایک بندوقچی کی گولی کا نشانہ اسرائیلی حکومت کا ایک افسر بن گیا جو امریکی سفیر کی رہنمائی کر رہا تھا۔ جنیوا میں کاونٹ برناڈوٹ نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ فلسطین کے عوام کی امداد کیلئے [illegible]

۳۰ ہزار ایکڑ علاقہ تاحال زیر آب ہے سندھ کے مالی کمشنر کا بیان

کراچی ۱۸ اگست سندھ کے مالی کمشنر آر ریڈ نے کراچی میں بیان دیتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ پاکستانی فوج کی بارودی سرنگوں کا پتہ لگانے والی ایک کمیٹی حیثی پہنچ گئی ہے۔ جہاں وہ سکھر کے ۵۵ فٹ کے ٹوٹے ہوئے بند کی مرمت کرنے میں امداد کریگی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان فوج کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ اگر مزید آدمیوں کی ضرورت پڑی تو وہ روانہ کر دیئے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ۸۲۵۰۰ ایکڑ علاقہ زیر آب ہے مسٹر ریڈ نے کہا کہ دادو کا ضلع دادو نہر میں پانی زیادہ آجانے سے زیر آب ہے۔ انہوں نے اخبار کی اس رپورٹ کو غلط قرار دیا کہ یہ کسی جاسوس کا کام ہے جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا حکومت اس بند کے ٹوٹ جانے کے متعلق تحقیقات کریگی۔ تو انہوں نے کہا۔ اس کا فیصلہ سندھ کی حکومت کریگی۔

انہوں نے بتایا کہ شکارپور، گڑھی یاسین اور لاڑکانہ ابھی محفوظ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حکومت سندھ نے ریلیف کیمپ کھول دیئے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو نکال کر یہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ حالات خطرناک ہیں۔

قائداعظم کی زیر قیادت پاکستان ایک زبردست مملکت بن چکا ہے

"نیوز کرانیکل" کا پاکستان کو خراج تحسین

لندن ۱۸ اگست اخبار "نیوز کرانیکل" نے پاکستان کو خراج تحسین ادا کیا ہے اس نے صنعت، زراعت اور تعلیم میں ہند کی حاصل کردہ کامیابیوں کو مختصر طور پر بیان کرنے کے بعد تحریر کیا ہے کہ کئی پہلوؤں سے پاکستان کا ریکارڈ ہند سے بہتر ہے خصوصاً جب یہ خیال آتا ہے کہ ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ قبل پاکستان کسی آدمی کے دماغ میں ایک نظریہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ اخبار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح کی زیر قیادت برطانوی سول ملازموں کی ایک تھوڑی سی جمعیت کی اعانت سے پاکستان ایک مضبوط ملک بن گیا ہے جسے ذمہ داری کا احساس ہے اور جو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتا ہے۔ اگر پاکستان کو سکون ملے تو اس کا مستقبل بہت تابناک ہے۔

بقایاداران بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول

(۲)

گذشتہ سے پیوستہ

مندرجہ ذیل بورڈران فسادات کے بعد حاضر سکول نہیں ہوئے۔ ان کے ذمہ ابھی تک بورڈنگ کا بقایا چلا آتا ہے۔ والدین اور گارڈین صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے بچوں کا بقایا صاف کرکے ثواب کے مستحق بنیں۔ متعلقہ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اُن کے بچوں پر بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید نے دوسرے بچوں کے فاصلہ سے امانتاً رقم خرچ کی ہوئی ہے۔ اگرچہ موجودہ سیاسی فسادات کی وجہ سے بچے واپس نہیں آئے مگر پھر بھی والدین کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بقایا رقوم جلد واپس کریں۔ تاہم دیگر بچوں کی امانتیں واپس کر دیں (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید چنیوٹ)

نام	پتہ	رقم
محمد عبداللطیف	محمد عالم صاحب دیہاتی مبلغ ربینالی	41-0-0
قمر زمان		13-0-0
حق نواز	دلاور خان صاحب ڈیریوالہ ضلع گورداسپور	11-0-0
حمید اللہ سکندر آبادی	سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد (دکن)	27-0-0
محمد ادریس	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب چک 9/6.R ضلع منٹگمری	56-0-0
محمد داؤد بھاگلپوری	محمد یوسف صاحب ایگریکلچر ضلع بھاگلپور	351-0-0
شریف احمد ڈیرہ غازیخان	شیر بہادر خانصاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان	22-0-0
اعجاز احمد	صوبیدار ملک محمد خان صاحب	2-0-0
شمس الحق خان	Maj. S. H. K. S. M. O. Kirkee East Poona	96-0-0
محمد صدیق سندھی	غلام نبی صاحب کوٹ احمدیاں (سندھ)	32-0-0
ممتاز احمد۔ فیاض احمد۔ اقبال احمد	صوبیدار محمد علی صاحب ببنی میاں خان قادیان	4-0-0
محمد اختر جہلمی۔ محمد اشرف	شیخ محمد نذیر صاحب ٹاؤن شوز سٹور جہلم	40-0-0
محمد اکرم	چوہدری محمد رسل خانصاحب قرول باغ نئی دہلی	40-0-0
ملک محمد یوسف	صوبیدار ملک نور محمد صاحب چک 41/4.L منٹگمری	80-0-0
رفیق احمد	محمد شفیع سکنہ گوندرہ ضلع سیالکوٹ	15-0-0
خلیل احمد رانجھا	چوہدری محمد اکرم صاحب رانجھا والے چک 7/A.L ضلع منٹگمری	47-0-0
عبدالکریم وزیر چکی	معرفت خواجہ معین الدین صاحب	25-0-0
عزیز الحق	Nasir ul Haque Khan Braily (U.P.)	28-0-0
مبارک احمد	پسر مرزا احمد بیگ صاحب دارالانوار	40-0-0
عبدالکریم اٹکی	عبدالہادی صاحب مدراس	9-0-0
عبدالوحید	عبدالحمید صاحب کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر	25-0-0
خواجہ عبدالحمید	سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد (دکن)	74-0-0
محمد عمر	امیر عالم صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹلی	56-0-0
محمد یونس	راجہ محمد اکرم صاحب دار الرحمت قادیان	42-0-0
احمد خان کیمبلپوری	اولیا خانصاحب بجنید ضلع کیمبلپور	24-0-0
چوہدری محمد علی صاحب	پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور	18-0-0
ماسٹر عبدالحمید صاحب	پتہ نامعلوم	6-0-0
محمد حسین برمی	"	60-0-0
عبدالحنان	پرائیویٹ سیکرٹری	74-0-0

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے اور اُسی زمانہ سے چندہ سالانہ بھی علیحدہ وصول ہوتا رہا ہے یہ چندہ بھی دیگر لازمی چندوں کی طرح لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ اسکی شرح ایکماہ آمد پر دس فیصدی ہے وہ اصحاب جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ "تحریک ستمبر" میں شامل ہونیکی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ تو چندہ جلسہ سالانہ واجب الادا مناسب اقساط میں ماہانہ چندہ کے ہمراہ ارسال مرکز کرتے رہیں۔ تو جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل وہ اپنے آپکو اس فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش پائینگے اور اس طرح صدر انجمن احمدیہ جلسہ کے انتظامات بسہولت سرانجام دے سکیگی۔ نظارت بیت المال عہدہ داران مقامی سے خواہش کرتی ہے کہ وہ اس طریق کو عملی جامہ پہنا کر عنداللہ ماجور ہوں (نظارت بیت المال)